ماہنامہ

انصار اللہ

قادیان

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصّف:۱۵)

مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

WE ARE THE HELPERS OF ALLAH

MAJLIS ANSARULLAH BHARAT

نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ

جلد:23 تبلیغ 1404 ہجری شمسی۔فروری/2025ء شمارہ:2

ضلع کنور اور کاسرگوڈ (کیرالہ) میں مؤرخہ 2/فروری 2025ء کومنعقدہ تربیتی کیمپ وریفریشر کورس مجلس انصار اللہ کے موقع پر اسٹیج کا منظر

کوئمبتور (تمل ناڈو) میں مؤرخہ 2/فروری 2025ء کومنعقدہ جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر صدارت فرماتے ہوئے مکرم انصر دین صاحب ناظم ضلع مجلس انصار اللہ کوئمبتور

مؤرخہ 8 جنوری 2025ء کومنعقدہ تربیتی اجلاس بمقام بھدرک (اڈیشہ) کے موقع پر اسٹیج کا منظر

مؤرخہ 12 جنوری 2025ء کومنعقدہ تربیتی اجلاس حیدرآباد بمقام سعید آباد (تلنگانہ) کے موقع پر عہد انصار اللہ دہراتے ہوئے مکرم تنویر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ جنوبی ہند

مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

ماہنامہ

اَنصَارُ اللّٰہ

قادیان

جلد : 23
شمارہ : 02

فروری 2025ء
تبلیغ 1404 ہجری شمسی

نگران : عطاء المجیب لون (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

اعزازی مدیر : ایچ شمس الدین | **مدیر : حافظ سید رسول نیاز**

سرخیاں

نمبر شمار		سرخیاں	صفحہ
1	اداریہ	انصار اللہ: حضرت مصلح موعودؓ کی توقعات	2
2	درس القرآن	حکمت کے ساتھ تبلیغ کریں	3
3	درس الحدیث	يَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُلَهٗ	5
4		پیشگوئی مصلح موعودؓ: محمد مصطفیٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھنے والوں کے لئے ایک کھلی نشانی!	6
5		ملفوظات: کشفی طور پر... میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا پایا کہ محمود!	7
6		فرمودات حضور انور ایداللہ پیشگوئی مصلح موعودؓ: اصل میں تو یہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی ہے!	9
7		اَنَاالْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِيْلُهٗ وَخَلِيْفَتُهٗ	10
8	ازمکتوبات احمدیہ	محمود ہی مصلح موعود ہے!	11
9		ازافاضات حضرت مصلح موعودؓ : یہ ہے ایک مسلم شہری!	12
10		حضرت فضل عمرؓ اور حضرت عمرؓ سے مشابہت	14
11		عشق رسول عربی ﷺ اور سیدنا المصلح الموعودؓ (نظم ونثر کی روشنی میں)	15
12		حضرت مصلح موعودؓ کی خوشگوار عائلی زندگی	17
13	صحت نامہ	مختلف شہد مختلف بیماریوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں!	20
14		تازہ ارشادات فرمودہ حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	21
15		مجلس شوریٰ: اہمیت وبرکات	23
16		اخبار مجالس	28

مجلس ادارت

وسیم احمد عظیم
سید کلیم احمد تیماپوری
عزیز احمد ناصر
آر۔ محمود احمد عبداللہ
محمد ابراہیم سرور

مینیجر:
طاہر احمد بیگ

بدل اشتراک

سالانہ -/250 روپے۔
فی پرچہ -/50 روپے۔

Majlis Ansarullah
Bharat
Aiwan-e Ansar,
P.O.Qadian 143516
Gurdaspur-Dt. Punjab,
INDIA
Mob : 9946021252
Email:
ansarullah@qadian.in
WEB LINK
https://www.ansarullahbharat.in/Publications/

شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصار اللہ بھارت قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر مجلس انصار اللہ بھارت

اداریہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

انصاراللہ سے حضرت مصلح موعودؓ کی توقعات

"انصار" کا لفظ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو اس قدر پسند تھا کہ یہ نہ صرف رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے ایثار اور قربانی کی علامت تھا بلکہ آپؓ کا عشق رسول ﷺ کی بھی عکاسی کرتا تھا۔ 1911ء میں آپؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ سے اجازت لے کر "انصار" کے نام سے تنظیم کی بنیاد بھی رکھی تھی۔ ارشاد حضرت رسول کریم ﷺ ہے کہ ''انصار سے صرف مومن ہی محبت کرے گا۔''

(صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب حب الانصار)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی محبت اور وفا رسول اللہ ﷺ اور ان کے صحابہ کے ساتھ اس تعلق کی گہرائی کا مظہر تھی۔ پھر آپؓ نے 1940ء میں باقاعدہ مجلس انصار اللہ کا قیام پر اپنی دلی خواہش اور جذبات کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا: ''انصار اللہ کی مجلس اب قائم کی گئی ہے... ان سے وہی کام لیا جائے گا جو رسول کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے لیا گیا۔'' (خطبہ جمعہ مورخہ 26 جولائی 1940ء)

نیز فرماتے ہیں: ''یاد رکھو تمہارا نام انصار اللہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے مددگار۔ گویا تمہیں اللہ تعالیٰ کے نام کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ ازلی اور ابدی ہے۔ اس لیے تم کو بھی کوشش کرنی چاہیے کہ ابدیت کے مظہر ہو جاؤ۔ تم اپنے انصار ہونے کی علامت یعنی خلافت کو ہمیشہ ہمیش کے لیے قائم رکھتے چلے جاؤ اور کوشش کرو کہ یہ کام نسلاً بعد نسلٍ چلتا چلا جاوے۔''

(الفضل 21/مارچ 1957ء اور 24/مارچ 957ء)

گویا حضرت مصلح موعودؓ اپنے عشاق سے کچھ یوں مخاطب ہیں:

اے میری الفت کے طالب! یہ میرے دل کا نقشہ ہے
اب اپنے نفس کو دیکھ لے تُو وہ ان باتوں میں کیسا ہے (کلام محمود)

(ایچ۔ شمس الدین)

یوم مصلح موعودؓ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ''... یوم مصلح موعودؓ ... 20/فروری کو جماعت میں منایا جاتا ہے۔ یہ اس لیے نہیں کہ مصلح موعودؓ کی پیدائش تھی بلکہ اس لیے کہ 20/فروری کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مصلح موعود کی جو پیشگوئی فرمائی تھی، یہ اُس کا دن ہے اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دلیل ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15/فروری 2013ء)

درس القرآن   از حضرت مصلح موعودؓ

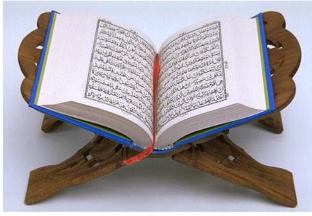

حکمت کے ساتھ تبلیغ کریں!

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِہٖ وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ ○ (النحل 126)

(اور اے رسول) تو (لوگوں کو) حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعہ سے اپنے رب کی راہ کی طرف بلا اور اس طریق سے جو سب سے اچھا ہو۔ ان سے (ان کے اختلافات کے متعلق) بحث کر تیرا رب ان کو (بھی) جو اس کی راہ سے بھٹک گئے ہوں۔ (سب سے) بہتر جانتا ہے۔

(ہجری شمسی تقویم میں حضرت مصلح موعودؓ نے فروری کا نام تاریخی امور کو مدنظر رکھتے ہوئے **'تبلیغ'** منظور فرمایا ہے۔ اس مناسبت سے تبلیغ کے متعلق تفسیر کبیر میں سے ایک حصہ پیش ہے۔ادارہ)

حکمت کے معنی کئی ہیں ۔مثلاً علم ،پختگی ، عدل، نبوت، حلم اور بردباری ۔جو چیز جہالت سے روکے ۔جو کلام حق کے موافق ہو۔محل وموقع کے مناسب حال بات ۔ یہ سب معنے یہاں چسپاں ہوتے ہیں۔

حکمت کے ساتھ بلاؤ۔یعنی علمی باتوں کو بیان کرو۔یعنی پہلے نبیوں کے صحیفوں پر مسائل کی بنیاد رکھ کر بات کرو۔افسوس کہ مسلمان مفسروں نے اس حکم کی طرف توجہ نہیں کی ۔ اور لوگوں سے سن سنا کر بائیبل کے متعلق ایسے حوالے اپنی کتب میں لکھ دیئے ہیں کہ یہود اور عیسائیوں کو آج تک ان کی وجہ سے اسلام پر حملہ کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔دوسرے یہ فرمایا کہ پختہ باتیں بیان کرو کوئی بات بھی کچی نہ ہو۔بعض دفعہ انسان تائیدی دلائل کو مستقل دلائل کی صورت میں پیش کر دیتا ہے۔جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دشمن انہی کو پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔ فرمایا ۔پہلے ہر دلیل کو اچھی طرح سے جانچ لو ۔جو پختہ اور مضبوط ہو اسی کو پیش کرو۔

عدل کے لفظ سے ایک نصیحت عدل کے معنی کے رو سے یہ ہدایت فرمائی کہ کسی پر ایسا اعتراض نہ کرو جو تم پر بھی پڑتا ہو ۔کیونکہ اول تو یہ انصاف سے بعید ہے۔دوسرے دشمن موقعہ پا کر بحث میں اس بات کو پیش کر دیتا ہے اور پھر شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے...

حکمت کے معنے حلم کے بھی ہوتے ہیں ۔فرمایا کہ نرمی کے ساتھ اور عقل سے کام لیتے ہوئے بات کیا کرو۔کیونکہ جو شخص ایسا نہیں کرتا بلکہ جلد تیز ہو کر غصے اور جوش میں آجاتا ہے وہ دوسرے کو ہرگز سمجھا نہیں سکتا۔

نبوت کے معنوں کی رُو سے یہ مطلب ہوگا کہ الٰہی کلام کی مدد سے لوگوں کو دین کی طرف بلاؤ۔ جو دلائل خود قرآن کریم نے دیئے ہیں انہی کو پیش کرو۔ اپنے پاس سے ڈھکوسلے نہ پیش کیا کرو....اس قرآن کی تلوار لے کر دنیا سے جہاد کے لئے نکل کھڑا ہو۔

مَا يَمْنَعُ مِنَ الْجَهْلِ کی رُو سے آیت کا یہ مطلب بنے گا کہ تم ایسے طریق سے کلام کیا کرو۔ جس کو دوسرا سمجھ سکے۔ اور اس سے اس کی غلط فہمی دور ہو سکے۔ یعنی وہ بات ہونی چاہیے جو جہالت کا قلع قمع کرے۔ اور مخاطب کے فہم کے مطابق ہو۔ چنانچہ حدیث میں بھی آتا ہے۔ ''اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ نُکَلِّمَ النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِھِمْ'' (فردوس الاخبار للدیلمی فصل امر امرنا) کہ ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ لوگوں سے ان کے فہم اور ادراک کے مطابق کلام کیا کرو۔ بعض لوگ لیکچر دیتے ہیں تو موٹے موٹے لفظ اور اصطلاحیں استعمال کر کے رعب ڈالنا چاہتے ہیں۔ ان تقریروں سے جاہلوں پر رعب تو ضرور پڑ جاتا ہوگا۔ مگر فائدہ ان کی تقریر سے کوئی نہیں اٹھاتا۔

مُوَافِقُ الْحَقِّ کلام کو بھی حکمت کہتے ہیں۔ ان معنوں کے رُو سے آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ ایسی بات کیا کرو۔ جو سچی اور واقعات کے مطابق ہو۔ بعض لوگ یہ سمجھ کر کہ ہم سچے دین کی طرف ہی بلا رہے ہیں۔ بعض غلط باتوں کو بھی بیان کر دیتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ طریق غلط ہے۔ دشمن کے مقابلہ میں جو بات کہو سچی کہو۔ دوسروں کو ہدایت دیتے دیتے خود ہی گمراہ نہ ہو جاؤ۔ جیسے کہ فرمایا لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ (المائدۃ:۱۰۶) اگر تم ہدایت پر قائم رہتے ہو۔ تو اس کی پرواہ نہ کرو کہ دوسرا گمراہ ہوتا ہے۔ یعنی کوئی ایسی بات جو گناہ ہو اس خیال سے نہ کرو کہ اس کے ذریعہ سے میں دوسرے کو ہدایت دوں گا۔ جب تمہاری ہدایت اور دوسرے کی ہدایت ٹکرا جائے تو اس وقت تم اپنی ہدایت کی فکر کرو۔ اور دوسرے کی ہدایت کو خدا پر چھوڑ دو۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ پسند نہیں کرتا کہ مومن کافر ہو جائے اور کافر مومن۔ وہ تو دوسروں کو ہدایت دینا چاہتا ہے۔

حکمت۔ محل وموقع کے مناسب کلام کو بھی کہتے ہیں۔ ان معنوں کے رو سے مطلب آیت کا یہ ہوگا کہ تبلیغ میں برمحل بات کرنی چاہیے۔ اگر بعض دلائل سے دشمن کے برانگیختہ ہونے کا اندیشہ ہو، اور خطرہ ہو کہ وہ اس طرح سے تمہاری بات نہ سنے گا۔ تو یہ مناسب نہیں کہ بلاوجہ اس کو چڑاؤ۔ تم اس کے سامنے دوسرے دلائل بیان کرو جن کو وہ ٹھنڈے دل سے سن سکے۔ گویا بات کرتے وقت پہلے مزاج شناسی کر لو۔ اگر تم ان کو خواہ مخواہ بھڑکاؤ گے، تو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

اللہ اللہ کیا مختصر الفاظ میں تبلیغ کے سب گُر بیان کر دیئے ہیں۔ جو شخص بھی ان پر عمل کرے گا کبھی اپنے مقصد میں ناکام نہیں رہے گا۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 6 /ص 248-250)

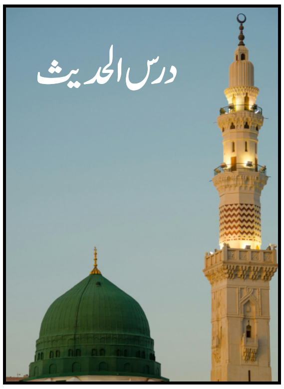

یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُلَہٗ

(مشکوٰۃ کتاب الفتن باب نزول عیسیٰ)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

مسیح موعود شادی کرے گا اور اُس کے ہاں اولاد پیدا ہوگی۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مصلح موعود کی خبر دیتے ہیں اور اُس کا ظہور زمانہ مسیح موعود میں ہی بتاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ ۔ مسیح موعود شادی کرے گا اور اُس کے ہاں اولاد پیدا ہوگی۔ اَب اِس کے یہ معنی تو نہیں ہو سکتے کہ مسیح موعود کے ہاں ویسی ہی معمولی اولاد پیدا ہو جائے گا جیسی اور لوگوں کے ہاں پیدا ہوتی ہے کیونکہ اگر اِس کے یہی معنی ہوں تو پھر اِس پر وہی اعتراض پیدا ہوگا جو غیر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی پر کیا کرتے تھے کہ اولاد ہونا کونسی بڑی بات ہے، دنیا میں ہر شخص کے ہاں اولاد ہوا ہی کرتی ہے اور یہ ہم بھی مانتے ہیں کہ اگر محض اِتنی خبر دی جائے کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا تو یہ کوئی خاص پیشگوئی نہیں کہلا سکتی۔ اِسی طرح جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ فرمایا کہ مسیح موعود کے ہاں اولاد پیدا ہو گی تو اِس کے یہ معنی تو نہیں ہو سکتے کہ اُس کے ہاں معمولی اولاد پیدا ہوگی کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاص طور پر یہ خبر دینے کی کوئی ضرورت نہیں تھی لیکن آپؐ کا یہ خبر دینا بتاتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا منشاء یہ تھا کہ اُس کے ہاں خاص اولاد پیدا ہوگی ویسے ہی کمالات اور ویسے ہی اوصاف رکھنے والی جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے خبر دی۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رِجَالٌ مِنْ ھٰؤُلَاءِ بخاری کتاب التفسیر میں بھی یہ حدیث آتی ہے ...یعنی اگر ایمان ثریا پر بھی جا چکا ہوگا تو اہل فارس میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو اُسے زمین پر واپس لائیں گے۔ پس صرف مسیح موعودؑ کے متعلق ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پیشگوئی نہیں فرمائی بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خاندان کے بعض اور افراد کے متعلق بھی پیشگوئی فرمائی ہے اور بتایا ہے...

بہرحال مصلح موعود کا زمانہ مسیح موعود میں ہی ظاہر ہونا ضروری تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے بھی یہی ثابت ہوتا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور آپؑ کی تشریحات سے بھی یہی ثابت ہوتا تھا۔

(ماخوذ از الموعود/انوار العلوم جلد 17)

پیشگوئی مصلح موعودؓ: محمد مصطفیٰ ﷺ کو اِنکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھنے والوں کے لئے ایک کھلی نشانی!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنوری 1886ء میں ہوشیار پور چلہ کشی کیلئے تشریف لے گئے۔ جہاں آپؑ کی دعاؤں اور تضرعات کو سن کر اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان بیٹے کی خوشخبری عطا فرمائی جسے آپؑ نے 20 فروری 1886ء کو شائع فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو جو (ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے، اے مظفر! تجھ پر سلام خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لاویں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفٰی کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعُلَاءِ كَأَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ. جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضا مندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا. (روحانی خزائن جلد 5، آئینہ کمالات اسلام صفحہ 647)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کشفی طور پر... میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا پایا کہ محمود!

''ہاں سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلاتوقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا سو محمود پیدا ہوگیا۔'' (از حاشیہ سراج منیر صفحہ 36)

''میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا پایا کہ محمود۔ تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا۔ جس کی تاریخِ اشاعت یکم دسمبر 1888ء ہے۔ اور یہ اشتہار مورخہ یکم دسمبر 1888ء ہزاروں آدمیوں میں شائع کیا گیا۔ اور اب تک اس میں سے بہت سے اشتہارات میرے پاس موجود ہیں۔''

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 214)

''محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے اس کے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی 1888ء میں اور نیز اشتہار یکم دسمبر 1888ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا پیشگوئی کی گئی اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے ہی لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔ چنانچہ اب تک ہمارے مخالفوں کے گھروں میں صدہا یہ سبز رنگ اشتہار پڑے ہوئے ہوں گے۔ اور ایسا ہی دہم جولائی 1888ء کے اشتہار بھی ہر ایک کے گھر میں موجود ہوں گے۔ پھر جب کہ اِس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا جو اس سے بے خبر ہو۔ تب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ۱۲/ جنوری 1889ء کو مطابق ۹/ جمادی الاوّل 1306ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔''

(تریاق القلوب/ روحانی خزائن جلد 15 ص 219)

''محمود جو بڑا لڑکا ہے اس کی پیدائش کی نسبت اس سبز اشتہار میں صریح پیشگوئی معہ محمود کے نام کے موجود ہے۔''

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم/ روحانی خزائن جلد 11 ص 299)

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا   دے اسکو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا

قَدْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ الْمَسِیْحَ الْمَوْعُوْدَ یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَهٗ۔ فَفِیْ هٰذَا اِشَارَةٌ اِلٰی اَنَّ اللّٰہَ یُعْطِیْهِ وَلَدًا صَالِحًا یُّشَابِهُ اَبَاهُ وَلَا یَأْبَاهُ وَیَکُوْنُ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ الْمُکْرَمِیْنَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے کہ مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مسیح موعود کو ایک نیک اور صالح بیٹا عطا کرے گا جو اپنے باپ کے مشابہ ہوگا اور وہ کسی امر میں اپنے باپ کی نافرمانی نہیں کرے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے معزز بندوں میں سے ہوگا۔ (آئینۂ کمالات اسلام/ص 578 حاشیہ)

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا	جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اُس مہ سے اندھیرا	دکھاؤں گا کہ اک عالَم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی	فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ
مری ہر بات کو تُو نے چلا دی	مِری ہر روک بھی تُو نے اٹھا دی
مری ہر پیش گوئی خود بنا دی	تَرِیْ نَسْلًا بَعِیْدًا بھی دکھا دی
جو دی ہے مُجھ کو وہ کس کو عطا دی	فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

’’میں تیرے سامنے ایک عجیب وغریب قصہ اور حکایت بیان کرتا ہوں کہ میرا ایک چھوٹا بیٹا تھا جس کا نام بشیر تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے شیر خواری میں ہی وفات دے دی.... تب اللہ تعالیٰ نے مجھے الہامًا بتایا کہ ہم اسے از راہ احسان تمہارے پاس واپس بھیج دیں گے۔ ایسا ہی اس بچے کی والدہ نے رؤیا میں دیکھا کہ بشیر آ گیا ہے اور کہتا ہے کہ میں آپ سے نہایت محبت کے ساتھ ملوں گا اور جلد جدا نہ ہوں گا۔ اس الہام و رؤیا کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے دوسرا فرزند عطا فرمایا تب میں نے جان لیا کہ یہ وہی بشیر ہے اور خدا تعالیٰ اپنی خبر میں سچا ہے چنانچہ میں نے اس بچے کا نام بشیر ہی رکھا اور مجھے اس کے جسم میں بشیر اول کا حلیہ دکھائی دیتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی سنت رؤیا کے ذریعہ ثابت ہوگئی کہ وہ دو بندوں کو ایک ہی نام کا شریک بناتا ہے۔‘‘

(ترجمہ از عربی اقتباس سر الخلافہ، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 381)

فرمودات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

پیشگوئی مصلح موعودؓ: اصل میں تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی ہے!

''پس آپ (حضرت مصلح موعودؓ) کے کام کو دیکھ کر حضرت مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کی شوکت روشن تر ہو کر ہمارے سامنے آتی ہے۔۔۔ اصل میں تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی ہے جس سے ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اعلیٰ اور دائمی مرتبے کی شان ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا تعلق صرف ایک شخص کے پیدا ہونے اور کام کر جانے کے ساتھ نہیں ہے۔ اس پیشگوئی کی حقیقت تو تب روشن تر ہوگی جب ہم میں بھی اُس کام کو آگے بڑھانے والے پیدا ہوں گے جس کام کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے اور جس کی تائید اور نصرت کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصلح موعود عطا فرمایا تھا جس نے دنیا میں تبلیغِ اسلام اور اصلاح کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں لگا دیں۔

پس آج ہمارا بھی کام ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں مصلح بننے کی کوشش کریں۔ اپنے علم سے، اپنے قول سے، اپنے عمل سے اسلام کے خوبصورت پیغام کو ہر طرف پھیلا دیں۔ اصلاحِ نفس کی طرف بھی توجہ دیں۔ اصلاحِ اولاد کی طرف بھی توجہ دیں اور اصلاحِ معاشرہ کی طرف بھی توجہ دیں۔ اور اس اصلاح اور پیغام کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے بھر پور کوشش کریں جس کا منبع اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بنایا تھا۔ پس اگر ہم اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں گے تو یومِ مصلح موعود کا حق ادا کرنے والے ہوں گے، ورنہ تو ہماری صرف کھوکھلی تقریریں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18/فروری 2011ء)

اَنَا الۡمَسِیۡحُ الۡمَوۡعُوۡدُ مَثِیۡلُہٗ وَ خَلِیۡفَتُہٗ

(میں مسیح موعود ہی ہوں یعنی اُس کا مشابہہ، نظیر اور خلیفہ)

حضرت مصلح موعودؓ اپنی ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

رؤیا میں ... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور آپ نے میری زبان سے فرمایا۔ اَنَا الۡمَسِیۡحُ الۡمَوۡعُوۡدُ اے لوگو! میں تم کو بتاتا ہوں کہ میں وہی مسیح ہوں جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا تھا۔ اِس کے بعد مجھے یوں محسوس ہوا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اپنا دعویٰ لوگوں کے سامنے پیش کروں اور میں ان سے کہوں کہ میں مسیح موعودؑ کا خلیفہ ہوں مگر اُس وقت بجائے یہ الفاظ جاری ہونے کے میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے کہ اَنَا الۡمَسِیۡحُ الۡمَوۡعُوۡدُ مَثِیۡلُہٗ وَخَلِیۡفَتُہٗ میں بھی مسیح موعود ہی ہوں یعنی اُس کا مشابہہ، نظیر اور خلیفہ۔ جب خواب میں مَیں نے اپنے متعلق یہ الفاظ کہے تو یکدم میں گھبرا گیا کہ میں نے یہ کیا کہہ دیا ہے اِس پر معاً مجھے اِلقاء ہوا کہ یہ وہی پیشگوئی ہے جو مصلح موعود کے بارہ میں کی گئی تھی اور جس میں بتایا گیا تھا کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مثیل اور نظیر ہوگا۔ تب میں نے سمجھا کہ یہ پیشگوئی خدا نے میرے لئے ہی مقدر کی ہوئی تھی۔

(الموعود)

از مکتوبات احمدیہ

محمود ہی مصلح موعود ہے!

حضرت مسیح موعودؑ کے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے نام تحریر فرمودہ ایک طویل خط سے بعض حصص ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں۔(ادارہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد۔

بخدمت اخویم مخدوم ومکرم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔آپ کا لفظ لفظ قوت ایمانی پر شاہد ناطق ہے۔عادۃ اللہ قدیم سے جاری ہے کہ وہ اپنے بندوں کو بغیر آزمائش کے نہیں چھوڑتا اور ایسے ایمان کو قبول نہیں کرتا جو آزمائش سے پہلے انسان رکھتا ہے۔...سو بشیر کی موت مومنوں کو برکت دینے کے لئے ان طریقوں میں سے ایک حمد وطریقہ ہے۔گو کوئی شخص اس عاجز پر اعتقاد رکھے یا نہ رکھنے اور اس ضعیف کو مہم سمجھے یا نہ سمجھے مگر بشیر کی موت سے اگر محض للہ اس کو غم پہنچا ہے تو بلا شبہ بشیر اس کے لئے فرط اور شفیع ہوگا...یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ 20/فروری 1886ء کو اشتہار میں....وہ درحقیقت دو لڑکوں کی بابت پیشگوئی تھی...یعنی اشتہار مذکورہ کی پہلی یہ عبادت کہ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے وہ رجس سے (یعنی گناہ سے) پاک ہے۔وہ نور اللہ ہے مبارک ہے۔جو آسمانوں سے آتا ہے۔یہ تمام عبادت اس پسر متوفی کے حق میں ہے اور مہمان کا لفظ جو اس کے حق میں استعمال کیا گیا ہے یہ اس کی چند روزہ زندگی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے جو چند روز رہ کر چلا جائے اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہوجائے اور بعد کا فقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور اخیر تک اس کی تعریف ہے...ایک الہام میں اس دوسرے فرزند کا نام بھی بشیر رکھا ہے چنانچہ فرمایا کہ دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا یہ وہی بشیر ہے جس کا دوسرا نام محمود ہے جس کی نسبت فرمایا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا۔خلیق مایشاء یہی حال ہے جو میں نے آپ کے لئے لکھی۔

وافوض امری الی اللہ واللہ بصیر بالعباد الراقم۔خاکسار **غلام احمد از قادیان**

ازافاضات حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

یہ ہے ایک مسلم شہری!

ایک مسلم شہری کا فرض ہے کہ

1۔محنت کر کے کھائے اور سست نہ بیٹھے۔

2۔سوال نہ کرے۔رسول کریم ﷺ اس امر کے متعلق خاص طور پر خیال رکھتے تھے اور ہمیشہ سوال (مانگنے) سے لوگوں کو منع کرتے رہتے تھے۔

3۔جو شخص اس کے سامنے آئے اسے السّلام علیکم کہے...

4۔اپنے محلہ کے یا دوسرے واقفوں میں سے بیمار ہوں ان کی عیادت کیلئے جائے۔

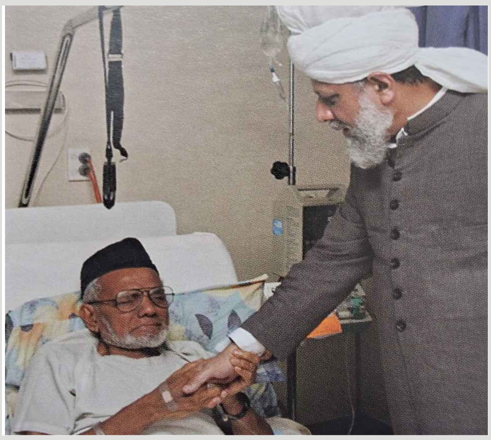

5۔کسی گھر میں گھسے تو پہلے اجازت لے لے۔پہلے السلام علیکم کہے۔اگر گھر میں کوئی ہو اور جواب دے کہ اس وقت نہیں مل سکتا تو بلا ملال واپس چلے جائے۔اگر کوئی نہ ہو تو بھی واپس چلے جائے۔

6۔کوئی شخص کوئی ایسی بات کہہ دے جو کسی دوسرے شخص کے خلاف ہو تو اس کو دبا دے۔اس شخص کو نہ پہنچائے۔

7۔جو شخص فوت ہو جائے اس کے جنازے کی تیاری میں مدد دے۔اور قبر تک لے جائے اور دفنائے...صحابہ کے زمانے میں...غیر مذاہب کے لوگوں تک کے جنازوں کے ساتھ مسلمان جاتے تھے۔

8۔ایسی باتیں جو وقار کے خلاف/ دوسروں کو تکلیف دینے والی ہوں نہ کرے۔مثلاً صرف ایک جوتا پہن کر گھومنا۔

9۔لوگوں کے جمع ہونے کی جگہوں میں کوئی غلاظت نہ پھینکے۔اوران کو گند نہ کرے۔

←

10۔ راستوں اور پبلک جگہوں کو صاف رکھنے کی کوشش کرے۔

11۔ضرررساں چیزوں کوفروخت نہ کرے۔

12۔لڑائی/ جھگڑا نہ کرے۔لوگوں کے امن و آرام میں خلل نہ ڈالے۔ایذا رساں حرکت نہ کرے۔

مثلاً ننگا پھرنا۔کھڑے پانی میں پیشاب کرنا۔

13۔لوگوں کواچھی باتیں سکھائے۔

14۔ لوگوں کوعلم سکھائے۔ اور جو کچھ معلوم ہے اسے چھپائے نہیں۔ بلکہ لوگوں تک اسکا فائدہ عام کرے۔

15۔ بہادر بنے۔لیکن ظالم نہ ہو۔

16۔دوسرے لوگوں کی جانوں کوخطرہ میں نہ ڈالے۔مثلاً کہیں وبائی بیماری ہوتو وہاں کے لوگ دوسرے شہروں میں نہ جائیں۔

(موجودہ دور کے Quarantine نامی قانون کہ کہیں وبائی مرض ہوتو وہوں باہر کے جہاز وغیرہ نہ جائے اسلام نے ہی پیش کیا ہے)

17۔ ہمسایہ کو مصیبت میں اور مشکل میں دیکھے اوراپنے پاس مال ہوتو بقدر استطاعت قرض دے۔ مصیبت سے فائدہ اٹھا کراس حساب میں نہ بیٹھے کہ اس کے بدلے میں کیا ملے گا۔

18۔ قومی اور ملکی فرائض کیلئے قربانی کرنے کیلئے تیار رہے۔

19۔کسی کو ہلاک ہوتا ہوا دیکھے تو اس کو بچائے۔

20۔اپنے بھائی کے ساتھ ہنسی کے ساتھ بھی ہتھیار کا منہ نہ کرے۔

21۔کبھی ہمت نہ ہارے۔مایوس نہ ہو۔

یہ ہے ایک مسلم شہری ...

میری مراد وہ مسلم ہے جو آج سے 1300 سال پہلے کا تھااور جسے اب پھر مسیح موعودعلیہ السّلام دنیا میں لائے ہیں۔

(ماخوذ از احمدیت یعنی حقیقی اسلام۔

انوار العلوم جلد8 /ص280-285)

حضرت فضل عمرؓ اور حضرت عمرؓ سے مشابہت

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔ (سبز اشتہار۔ روحانی خزائن جلد2 ص467)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

تمہیں خوشی ہو کہ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت چلی تھی واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ تمہارے اندر بھی اسی طرح چلے گی۔ مثلاً حضرت ابوبکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے۔ میرا نام عمر نہیں بلکہ محمود ہے۔ مگر خدا کے الہام میں میرا نام فضل عمر رکھا گیا اور اس نے مجھے دوسرا خلیفہ بنادیا جس کے معنے یہ تھے کہ یہ خدائی فعل تھا۔ خدا چاہتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت بالکل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کی خلافت کی طرح ہو میں جب خلیفہ ہوا ہوں تو ہزارہ سے ایک شخص آیا۔ اس نے کہا کہ میں نے خواب دیکھی تھی کہ میں حضرت عمرؓ کی بیعت کر رہا ہوں تو جب میں آیا تو آپ کی شکل مجھے نظر آئی۔ اور دوسرے میں نے حضرت عمرؓ کو خواب میں دیکھا کہ ان کے بائیں طرف سر پر ایک داغ تھا۔ میں جب انتظار کرتا ہوا

کھڑا رہا آپ نے سر کھجلایا اور پگڑی اٹھائی تو دیکھا وہ داغ موجود تھا۔ اس لئے میں آپ کی بیعت کرتا ہوں پھر ہم نے تاریخیں نکالیں تو تاریخوں میں بھی مل گیا کہ حضرت عمرؓ کو بائیں طرف خارش ہوئی تھی۔ اور سر میں داغ پڑ گیا تھا۔ سو نام کی تشبیہ بھی ہوگئی۔ اور شکل کی تشبیہ بھی ہوگئی۔

(از خلافت حقہ اسلامیہ/ انوار العلوم جلد26 ص37)

اے فضلِ عمر تیرے اوصافِ کریمانہ   یاد آ کے بناتے ہیں ہر روح کو دیوانہ

عشق رسول عربی ﷺ اور سیدنا المصلح الموعودؓ

(نظم ونثر کی روشنی میں)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد

(مجلس انصاراللہ بھارت سال 2025ء کو بمنظوری حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اسوۂ رسول ﷺ کے طور پر منایا جارہا ہے۔اس مناسبت سے ماہنامہ **الفرقان** (مطبوعہ حضرت فضل عمرؓ نمبر) میں شائع شدہ ایک مضمون خلاصۃً ہدیہ قارئین ہے)

ہمارے محبوب امام سیدنا المصلح الموعودؓ کی خدانما زندگی کے اگرچہ ہزارہا پہلو ہیں ہر پہلو اپنے اندر ایک خاص شان رکھتا ہے آپ کی ذات میں ایک منفرد اور ممتاز حیثیت سے جلوہ ہے۔مگر یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ سے عاشقانہ تعلق کے بعد آپ کی روح ہر وقت گداز رہتی تھی اور حمد کے ترانے گاتی تھی۔وہ سید الاولین والآخرین فخر دوعالم فخر کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس کا کسی قدر اندازہ آپ کے شعری ونثری کلام سے بھی ہوسکتا ہے۔

عنفوان شباب میں حبّ محمدیؐ:

سیدنا المصلح الموعودؓ کی عمر مبارک صرف اٹھارہ برس کی تھی کہ آپ اپنے آقا ومطاع محمد ﷺ کی یاد میں اشعار میں لکھتے ہیں۔

محمد میرے تن میں مثل جاں ہے
یہ ہے مشہور جاں ہے تو جہاں ہے
محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
مرا دل اس نے روشن کردیا ہے
اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے

خلعتِ خلافت سے سرفرازی کے بعد کے جذبات:

جنوری ۱۹۱۴ء میں مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو نعت رسول کا یہ انداز تھا۔

محمد عربی کی ہو آل میں برکت
ہو اس کے حسن میں برکت جمال میں برکت
ہو اس کی قدر میں برکت کمال میں برکت
ہو اس کی شان میں برکت جلال میں برکت

منصب مصلح موعودؓ کا انکشاف:

شروع ۱۹۴۴ء میں اللہ تعالیٰ کی ذات سے مصلح موعودؓ کے منصب کا انکشاف ہوا تو اس عاشق رسول کے اندر تغیر عظیم برپا ہوگیا دلی جذبات کا واضح لفظوں میں اظہار فرمایا کہ۔

شیطان کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفیٰؐ ہو

دعائیہ اشعار میں جماعت کو وصیت:

بالآخر حضورؓ بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضری کی مبارک ساعتیں نزدیک دکھائی دینے لگیں تو اپنی جماعت کو دعائیہ اشعار میں وصیت فرمائی۔

حاکم رہے دلوں پہ شریعت خدا کرے
حاصل ہو مصطفیٰؐ کی رفاقت خدا کرے
بطحا کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب
بڑھتا رہے وہ نور نبوتؐ خدا کرے
قائم ہو حکم محمدؐ جہاں میں
ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے
تم ہو خدا کے ساتھ خدا ہو تمہارے ساتھ
ہوں تم سے ایسے وقت میں رخصت خدا کرے
اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

نثر میں عشق رسول کی جھلکیاں:

یہ تو سیدنا المصلح الموعودؓ کا شعری کلام سے آنحضرت ﷺ کے ساتھ اظہار عشق و محبت کے چند نمونے پیش کئے گئے ہیں، جہاں تک حضورؓ کی مقدس تحریرات اور پاکیزہ ملفوظات کا تعلق ہے سرور کائنات صلی الہ علیہ وسلم کے مقام بلند شان ارفع اور فیوض روحانیہ کا تذکرہ بڑی کثرت سے ملتا ہے جو بلا مبالغہ ہزاروں صفحات پر محیط ہے۔جس سے اس بے نظیر عاشق رسولؐ کے مقام عشق و محبت کی ایک جھلک ہمارے سامنے آتی ہے۔

سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کتاب ''حقیقۃ النبوۃ'' کے صفحہ ۱۸۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔

''نادان انسان ہم پر پر الزام لگاتا ہے کہ مسیح موعودؑ کو نبی مان کر گویا ہم آنحضرت ﷺ کی ہتک کرتے ہیں۔اسے کسی کے دل کا حال کیا معلوم اسے اس محبت اور پیار اور عشق کا علم کس طرح ہو جو میرے دل کے ہر گوشہ میں محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت میرے اندر کس طرح سرایت کر گئی ہے۔وہ میری جان ہے میرا دل ہے میری مراد ہے میرا مطلوب ہے۔اس کی غلامی میرے لئے عزت کا باعث ہے اور اس کی کفش برداری مجھے تخت شاہی سے بڑھ کر معلوم دیتی ہے اس کے گھر کی جاروب کشی کے مقابلہ میں بادشاہت ہفت اقلیم ہیچ ہے۔وہ خدا تعالیٰ کا پیارا ہے پھر میں کیوں اس سے پیار نہ کروں وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے پھر میں کیوں اس سے محبت نہ کروں وہ خدا تعالیٰ کا مقرب ہے پھر میں کیوں اس کا قرب تلاش نہ کروں۔میرا حال مسیح موعودؑ کے اس شعر کے مطابق ہے کہ۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم	گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

اور یہی محبت تو ہے جو مجھے اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ باب نبوت کے بکلی بند ہونے کے عقیدے کو جہاں تک ہو سکے باطل کروں کہ اس میں آنحضرت ﷺ کی ہتک ہے۔''

اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد

وبارك وسلم انك حميد مجيد

(تلخیص: سید کلیم احمد عجب شیر قادیان)

حضرت مصلح موعودؓ کی خوشگوار عائلی زندگی

(حضرت سیدہ مہر آپا بشریٰ بیگم صاحبہؒ حرم سیدنا حضرت مصلح موعودؓ)

حضورؓ اپنی عائلی زندگی کے ہر شعبہ میں بھی پوری دلچسپی لیتے تھے۔ آپؓ بہت اچھا کھانا پکانا جانتے تھے۔ ایک بار ڈلہوزی میں قیام کے دوران فرمانے لگے کہ آج موسم بہت خوشگوار ہے، اگر تم پسند کرو تو مَیں تمہیں اپنے ہاتھ سے بریانی پکا کر کھلاؤں۔ پہلے تو مَیں مذاق سمجھی لیکن جب آپؓ نے ساری چیزیں منگوائیں اور نہایت لذیذ ڈش تیار کی تو پھر یقین آیا۔ پھر ہنس ہنس کے بار بار مجھے مخاطب کرتے اور فرماتے کیوں اب میرے پکانے کا یقین آیا یا نہیں۔ اسی طرح مختلف وقتوں میں چار پانچ ڈش پکائے۔ کبھی صرف ہدایت دیتے جاتے اور کام ہم کرتے اور کبھی اصل کام آپؓ خود کرتے اور اوپر کا کام ہم کرتے۔ چنانچہ چند ایک خاص کھانے مَیں نے حضورؓ سے ہی سیکھے ہیں۔

شادی کے بعد پہلی بار جب ہم ڈلہوزی سے قادیان واپس پہنچے تو آپؓ نے مجھے آتشدان میں آگ جلانے کے لئے فرمایا۔ مَیں نے کوئلے سلگانے کی بہتیری کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ خاصی دیر گزر جانے پر آپؓ اپنے کام کو چھوڑ کر میری طرف متوجہ ہوئے اور مسکراتے ہوئے دیا سلائی مجھ سے لے لی اور لکڑی اور کوئلوں کو خاص ترتیب سے رکھ کر اُن کو دیا سلائی دکھائی تو چند ہی لمحوں میں آگ بھڑک اٹھی۔ اور حضورؓ نے مسکرا کر فرمایا اسے جادو کہتے ہیں۔ پھر میری شرمندگی کو بھانپ کر فرمایا، کوئی بات نہیں ہے ابتدا میں کام نہیں آیا کرتے، پھر آہستہ آہستہ سب کچھ ٹھیک ہو جاتا ہے۔

حضورؓ کو ہر موسم میں انجوائے کرنا خوب آتا تھا۔ جب بھی فراغت ہوتی سب اہل خانہ کو اپنے پاس اکٹھا کر کے موسم کے مطابق اہتمام کرتے۔ سردیوں میں گرم کمرہ میں سبز چائے یا کافی، خشک میوہ اور تکّے وغیرہ بنانے کو کہتے۔ بھونے چنے اور مکئی کے دانے بھی بہت مرغوب تھے۔ برسات میں پکوڑوں اور پوڑوں کا اہتمام کرتے۔ گرمیوں میں شربت، آئس کریم اور فالودہ وغیرہ ہوتا۔ خدام کے لئے خاص طور پر ہدایت ہوتی کہ اُن کو بھی محظوظ ہونے کا پوری آزادی سے موقع دیا جائے...

آپؓ کو اعلیٰ قسم کی خوشبو سے ہمیشہ لگاؤ رہا۔ فارغ لمحات میں عطر تیار کرنا آپؓ کا مشغلہ تھا۔ آپؓ کے استعمال کے تمام کمرے خوشبو سے معطر رہتے۔ ایک دفعہ میری بہن ناصرہ کینیڈا سے حضور کے لئے عطر کی چھوٹی سی شیشی کا تحفہ لائیں۔ اتفاقاً آپؓ کو وہ سینٹ بے حد پسند آیا۔ آپؓ نے ناصرہ سے فرمایا کہ اگر مَیں تمہیں بالکل ایسا ہی سینٹ تیار کر دوں تو تم مجھے کیا دو گی؟۔ وہ بے تکلّفی سے کہنے لگی کہ پھر میں اِدھر اُدھر سے سینٹ خریدنا چھوڑ دوں گی اور حضورؓ سے ہی عطر لیا کروں گی۔

آپؓ بہت محظوظ ہوئے اور اسی وقت ویسا سینٹ تیار کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ دو تین دن بوقت فرصت کوشش کرتے

رہے یہاں تک کہ بالکل ویسا ہی سینٹ تیار کر لیا۔ پھر پورے اصرار سے ناصرہ سے قیمت دریافت کی اور فرمایا کہ تم نے یہ شیشی 120 روپے میں خریدی اور ہم نے تمہیں چند پیسوں میں وہی چیز بنا دی۔

حضورؒ دوسروں کے جذبات و خواہشات کا غیر معمولی احترام کرتے تھے۔ ایک بار ٹیبل ٹینس، بیڈمنٹن اور رائفل کے متعلق بے خیالی میں اپنے شوق کا اظہار کر بیٹھی تو حضورؒ نے یکے بعد دیگرے یہ سب سامان منگوا دیئے۔ رائفل کے نشانہ کی پریکٹس اپنے سامنے کروائی۔ سندھ کے سفروں میں خاص طور پر ہم لوگوں کے لئے سواری کے گھوڑے اور اونٹ منگواتے، اپنے سامنے سوار کراتے اور اپنے سامنے اترواتے۔ جب تک ہم لوگ واپس نہ آجاتے تو برابر انتظار میں رہتے... حضورؒ بہت دلداری اور دلجوئی فرماتے۔ مجھے بوٹنگ، رائیڈنگ اور ڈرائیونگ کا بھی بہت شوق تھا جو پورا کیا...

ایک دفعہ سندھ میں مَیں نے ٹریکٹر چلانے کی خواہش کی اور ایک روز نسیم آباد سے ناصر آباد تک خود اس طرح ٹریکٹر چلاتی ہوئی آئی کہ میرے چچا اور ماموں، ٹریکٹر کے دائیں بائیں چل رہے تھے۔ گھر کے پاس پہنچے تو کسی نے حضورؒ کو بتایا کہ مہر آپا ٹریکٹر چلا رہی ہیں۔ آپؒ باہر تشریف لے آئے اور فرمایا چلو اچھا ہوا، یہ تو پتہ چل گیا کہ تم کار چلانا آسانی سے سیکھ سکتی ہو۔

ایک دفعہ جب ہم ڈلہوزی سے قادیان پہنچے... گھر کئی ماہ سے بند تھا۔ صفائی، گھر کی سیٹنگ اور سب کے کھانے پینے کا اہتمام کرنا تھا۔ سخت پریشان تھی کیونکہ نوکر فلو کی وبا کا شکار ہو گئے تھے۔ سارے کام بھاگ دوڑ کر کئے اور چار پانچ ڈشز بھی پکا لیں۔ مجھے ڈر تھا کہ پتہ نہیں کسی کو کھانا پسند بھی آتا ہے یا نہیں۔ خدا کا فضل ہوا کہ ہر ایک کو کھانا بہت پسند آیا۔ حضورؒ نے اپنی پسندیدگی کا اظہار اس طرح کیا کہ میری تمام کوفت دُور ہو گئی۔ پھر سارے کام کی تفصیل پوچھی اور تعجب کا اظہار کیا کہ اس قدر تھوڑے وقت میں کیسے تیاری کر لی۔ پھر نصیحت کی کہ اپنے اوپر اس قدر کام کا بوجھ نہ ڈال لینا کہ خود تمہاری صحت پر اثر پڑے۔

حضورؒ غیر معمولی مصروفیت کے باوجود ہمارے اُن کاموں میں ہماری مدد کیا کرتے تھے جن میں ہم اکیلے ہوتے تھے۔ مثلاً کسی وقت غیر متوقع طور پر مہمان آجاتا اور کوئی مددگار نہ ہوتا تو آپؒ فوراً خندہ پیشانی سے ہمارے ساتھ مدد کرتے۔ پہلا خیال یہ غالب ہوتا کہ مہمان کی خاطر مدارات میں تاخیر نہ ہو اور دوسرا بیوی کے آرام اور اُس کے جذبات کا احساس ہوتا۔

حضورؒ غیر معمولی ہمّت و عزم کے مالک تھے۔ ایک دفعہ سندھ کے دورے پر آپؒ کو گاؤٹ کی تکلیف ہو گئی۔ پاؤں متورم تھا اور سلیپر کے اوپر پاؤں رکھ کر پٹی باندھی ہوئی تھی۔ حرارت بھی تھی۔ اپنی اس تکلیف کے باوجود آپؒ نے شارٹ گن بھر کر اپنے ہاتھ میں پکڑ لی اور جیپ میں بیٹھ گئے۔ قافلہ روانہ ہوا۔ راستہ تسلّی بخش نہیں تھا، شام کا وقت تھا، چوروں لٹیروں کا خطرہ بھی تھا۔

چچا جان نے حضورؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور! اس طرح چلنا کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے۔ آپؒ ہنس پڑے اور فرمایا: شاہ صاحب! ہم مغل ہیں۔

شادی کے ابتدائی ایک دو سال تک مَیں تقریباً ہر دوسرے

تیسرے دن اپنی کوٹھی (دارالانوار) جانے کا مطالبہ کرتی۔ دارالمسیح کے چوبارے شہری طرز کے بنے ہوئے تھے اور گھروں میں کھلے صحن نہ تھے اس لئے میری طبیعت گھبرائی گھبرائی رہتی تھی...حضورؒ اللہ تعالیٰ کی رضا پر ہر حالت میں راضی رہتے تھے۔حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ بیمار ہوئے تو حضورؒ کو سخت فکر تھی، دعاؤں اور ادویہ کا خاص اہتمام فرماتے اور خود دیکھنے جاتے۔لیکن جب اللہ تعالیٰ کی مشیت پوری ہوگئی اور حضرت نواب صاحبؓ فوت ہوگئے تو حضورؒ اس طرح سکون و اطمینان سے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہوگئے کہ مجھے حیرت ہوئی۔

ایک بار ڈلہوزی میں قیام کے دوران ہماری ایک بچی بجلی کے کڑکے کی آواز سے اچانک فوت ہوگئی۔آپؒ کو اطلاع ملی کہ بچی کڑاکے کی آواز سے پکنک کے دوران بیہوش ہوگئی ہے۔ آپؒ انا للّٰہ و انّا الیہ راجعون کہتے ہوئے تیز بھاگ پڑے۔سلیپر پہنے ہوئے تھے۔جس جگہ جانا تھا وہ سیدھی چڑھائی تھی جہاں ڈانڈی یا گھوڑے کے سوا چلنا مشکل تھا۔ آپؒ کے پیچھے تمام خدام بھاگ رہے تھے لیکن کیا مجال جو آپؒ راستہ میں کہیں ٹھہرے ہوں۔جائے حادثہ پر پہنچ کر بچی کی دیکھ بھال کی لیکن جب ڈاکٹروں نے بچی کی وفات کا بتایا تو آپؒ کمال خاموشی اور سکون سے واپس تشریف لائے۔دل پر بے حد اثر تھا لیکن اگر کوئی کلمہ آپؒ کی زبان مبارک سے نکلا تو یہی تھا ,انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔

حضورؒ کی طبیعت میں جہاں انتہائی صفائی و نزاکت تھی وہاں سادگی کی انتہا بھی تھی۔آپ کھدر کے کپڑے اور سوتی لحاف استعمال کرتے۔ جب مَیں کہتی کہ عمدہ گرم کپڑے استعمال کیا کریں تو کبھی ہنسی میں ٹال دیتے اور کبھی سنجیدگی سے فرماتے تمہیں پتہ نہیں کہ کھدر گرم ہوتا ہے،تم مجھے فیشن نہ سکھایا کرو۔

ایک دفعہ ڈرائینگ روم کے درمیان میں مَیں نے کافی ٹیبل رکھ دیا۔آپؒ کی نگاہ پڑی تو فرمایا اُسے ہٹاؤ۔مَیں نے کہا کہ فرنیچر کا حصہ ہے اب دیکھئے صوفے اور پردے وغیرہ بھی تو موجود ہیں۔فرمایا پردے تو گرد و غبار اور مکھی وغیرہ سے بچنے کے لئے ضروری ہیں اور جب فرش پر بیٹھے کام کرتے کرتے تکان محسوس ہوتی ہے تو صوفے، کرسی پر کچھ وقت کام کرنے میں سہولت ہو جاتی ہے۔لیکن اس کافی ٹیبل کی کوئی ضرورت نہیں،اس لئے اس کو ابھی یہاں سے اٹھواؤ چنانچہ وہ اسی وقت اٹھوا دیا گیا۔

ایک دفعہ میرے بھائی نسیم جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے ملاقات کرکے آئے تو چہرہ دمک رہا تھا۔ پوچھنے پر بتایا کہ اس ملاقات سے تشنگی بجھی نہیں بلکہ بڑھ گئی ہے۔حضورؒ نے آگے بڑھ کر مجھے دو دفعہ گلے لگایا، پیار کیا اور باوجود شدید تھکے ہوئے ہونے کے حالات دریافت فرمائے اور مشورہ دیا۔لیکن جب حضورؒ نے مجھے گلے لگا کر پیار کیا تو مجھے حضرت مصلح موعودؓ یاد آگئے کہ آپؓ ہمیں اسی طرح بڑھ کر گلے لگایا کرتے تھے اور انتہائی محبت کا اظہار کرتے تھے، آج بڑی مدّت کے بعد پھر وہ پیار ملا تو میری عجیب کیفیت ہوگئی ہے۔

(بحوالہ: روزنامہ الفضل 15 /فروری 1999ء)

مختلف شہد مختلف بیماریوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں!

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ

يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

یعنی شہد کی مکھیوں کے پیٹ میں سے مختلف قسم کے شہد نکلتے ہیں اور اُن کے کئی رنگ ہوتے ہیں اور ہر قسم کا شہد کسی خاص بیماری کے لئے مفید ہوتا ہے۔ مگر فرمایا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ یہ نہیں فرمایا کہ جو ہماری اس بات کو مان کر کسی کو شہد پلا دے اُس کو فائدہ پہنچ جاتا ہے بلکہ فرمایا کہ ہم نے صرف ایک اشارہ کیا ہے آگے تمہیں خود غور کرنا پڑے گا۔ چنانچہ اب اس کی تحقیقات ہوئی ہے اور پتہ لگا ہے کہ شہد کی مکھی جس قسم کے درختوں سے شہد لیتی ہے اُسی قسم کا فائدہ اس شہد سے پہنچتا ہے۔ مثلاً بعض جگہ شہد کی مکھی ایسے درختوں سے شہد لیتی ہے جن میں جلاب کا مادہ ہوتا ہے وہ شہد کھاؤ تو جلاب لگ جاتے ہیں۔ بعض ایسی بوٹیوں سے لیتی ہیں جو ملیریا کو دُور کرنے والی ہوتی ہیں وہ شہد کھاؤ تو ملیریا کو فائدہ پہنچتا ہے۔ غرض مختلف قسم کے شہد مختلف قسم کی بیماریوں کا علاج ہیں۔ اِسی لئے قرآن کریم نے یہ نہیں فرمایا کہ شہد میں فائدہ ہے بلکہ فرمایا ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ۔ ہم نے تو اشارہ کر دیا ہے اب یہ تمہارا کام ہے کہ تم تحقیقات میں لگو۔ اگر تم غور کرو گے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ مختلف رنگ کے شہد مختلف امراض کا علاج ہیں۔ چنانچہ جب مَیں علاج کے سلسلہ میں لنڈن گیا تو ایک بڑے خاندان کی ایک اُستانی تھیں لارڈ آرون جو ہندوستان کے وائسرائے رہ چکے ہیں اُن کی ماں سے اُس کی ماں کی بڑی دوستی تھی۔ کہتی تھی کہ اُس کے کئی خط میرے پاس اب تک پڑے ہیں۔ ایک دن وہ شہد لے کر آئی جو خاص بوٹیوں میں سے نکلا ہوا تھا اور کہنے لگی یہ شہد آپ استعمال کریں یہ آپ کے لئے بہت مفید ہے۔ مَیں نے کہا۔ مجھے تو شہد موافق نہیں۔ کہنے لگی آسٹریلین شہد تو معلوم نہیں کس کس چیز کا ہوتا ہے مگر یہ تو ہمارے ہاں بعض لوگ خاص طور پر اُن بوٹیوں سے بناتے ہیں جو امراض کے علاج میں خاص طور پر مفید ہیں۔

اِسی طرح ہمارے پُرانے اطباء لکھتے ہیں کہ آم اور پھر خاص قسم کے آموں کا شہد لیا جائے تو وہ دل کی تقویت کا موجب ہوتا ہے اِسی طرح بعض اور امراض میں بھی مفید ہوتا ہے۔ تو شہد بے شک مفید ہے لیکن قرآن کریم فرماتا ہے کہ شہد کے فوائد کا صرف اُسی کو پتہ لگے گا جو تفکّر کرنیوالا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مختلف شہد مختلف بیماریوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ یہ عِلمِ طِبّ کا کتنا عظیم الشان باب ہے جو قرآن کریم کی ایک چھوٹی سی آیت کے ذریعہ کھول دیا گیا ہے۔

(سیرِ روحانی۔ص684،685)

تازہ ارشادات فرمودہ حضرت امیر مؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(مختلف امور کے بارے میں جماعتی اخبار و رسائل میں شائع شدہ ارشادات سے انتخاب)

ہم سال گرہ کیسے منائیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

تم اپنی فیملی کے افراد کے ساتھ منا سکتے ہو اور تمہاری امی تمہارے لیے کچھ اچھا کھانا بنا سکتی ہیں، جیسے کیک یا پیسٹری یا کچھ میٹھا یا جو بھی تمہیں پسند ہو۔' جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ تم گھر پر (سالگرہ) منا سکتے ہو لیکن اپنے دوستوں اور ساتھیوں کو دعوت مت دو، یہ پیسوں اور وقت کا ضیاع ہے۔ اس کی بجائے اگر تمہارے پاس زیادہ پیسے ہیں تو کچھ صدقہ و خیرات کرنی چاہیے تاکہ غریب لوگ بھی تمہارے پیسوں سے کچھ کھا کر مزہ اٹھا سکیں۔ دنیا میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جن کو ہر روز کھانے کو نہیں ملتا وہ شدید غربت میں ڈوبے ہوئے ہیں اور تکلیف میں ہیں۔ اس لیے فضول چیزوں پر پیسے ضائع کرنے کی بجائے تمہیں غریبوں کی مدد کرنی چاہیے۔

تمہیں اپنی سالگرہ دو نوافل پڑھ کر منانی چاہیے۔ اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے تمہیں یہ زندگی عطا کی ہے اور تمہیں بے شمار چیزیں عطا فرمائی ہیں اور اس سے مدد مانگنی چاہیے اور دعا کرنی چاہیے کہ وہ تمہیں مزید دیتا چلا جائے تاکہ تم اپنی جماعت اور ملک کے لیے قیمتی وجود بن سکو۔

(بحوالہ: الفضل انٹرنیشنل 18/جون 2021)

اذان دینے کیلئے کم از کم عمر کیا ہے؟
کیا بچہ اذان دے سکتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اگر اذان دینے والے کیلئے بھی کوئی شرائط ہوتیں تو حضور ﷺ ضرور ان کی طرف بھی ہمیں توجہ دلاتے جیسا کہ آپ نے نماز کی امامت کروانے والے کیلئے کئی شرائط بیان فرمائی ہیں۔ لیکن اذان کے بارہ میں حضور ﷺ نے صرف اسقدر فرمایا کہ جب نماز کا وقت ہو تو تم میں سے ایک شخص اذان دے۔

←

(حضور انور ایدہ اللہ کے خطبہ کیلئے اذان دیتے ہوئے ایک طفل۔ برموقع افتتاح مسجد بیت الاکرام Allen, Texas, USA)

اور اذان دینے والے کیلئے آپ نے کوئی شرائط بیان نہیں فرمائیں۔ پس اذان دینا ایک ثواب کا کام ہے لیکن یہ ایسی ذمہ داری نہیں کہ اس کیلئے غیر معمولی شرائط بیان کی جاتیں۔ بلکہ ہر وہ شخص جس کی آواز اچھی ہو اور اسے اذان دینی آتی ہو وہ اس ڈیوٹی کو سرانجام دے سکتا ہے۔

بچوں کو اذان دینے کا موقعہ دینے سے ان کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور ان میں دین کے کام کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ جو ایک بہت اچھی بات ہے۔ میں خود بھی یہاں مسجد مبارک میں مختلف بچوں سے اذان دلواتا ہوں۔

(بحوالہ: الفضل انٹرنیشنل 18 رمئی 2021ء)

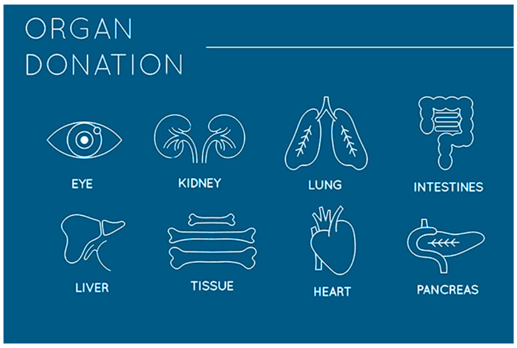

کیا ہم مرنے کے بعد جسمانی اعضاء Donate کر سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

بالکل کر سکتے ہیں، بلکہ مرنے سے پہلے بھی کر سکتے ہیں۔ بعض لوگ اپنے Kidney Donate کرتے ہیں، بعض اپنے Liver Donate کرتے ہیں۔ لیکن باقی Organs تو ہم مرنے کے بعد Donate کر سکتے ہیں۔ اور یہ اچھی بات ہے۔ جو کوئی کام تم Humanity کو Serve کرنے کے لیے کر رہے ہو تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے۔ اور یہ بڑی اچھی بات ہے۔

(بحوالہ: الفضل انٹرنیشنل 13 رفروری 2021ء)

قیمت قسطوار ادا کرنے والوں سے زیادہ قیمت وصول کرنا سود نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

آپ اپنے کاروبار میں چیز خریدنے والوں کو اگر پہلے بتا دیں کہ نقد کی صورت میں اس چیز کی اتنی قیمت ہوگی اور اگر وہ اُسی چیز کی قیمت قسطوں میں ادا کریں گے تو انہیں اتنے پیسے زیادہ دینے پڑیں گے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور یہ سود کے زمرے میں نہیں آتا۔ کیونکہ اس صورت میں آپ کو قسطوں میں چیزیں خریدنے والوں کا باقاعدہ حساب رکھنا پڑے گا اور ہوسکتا ہے کہ انہیں ان کی قسطوں کی ادائیگی کے لیے یاد دہانیاں بھی کروانی پڑیں، جس پر بہرحال آپ کا وقت صرف ہوگا اور دنیاوی کاموں میں وقت کی بھی ایک قیمت ہوتی ہے۔ چنانچہ ملازمت پیشہ لوگ اپنے وقت ہی کی بڑی بڑی تنخواہیں لیتے ہیں۔

(بحوالہ: الفضل انٹرنیشنل 19 رنومبر 2021ء)

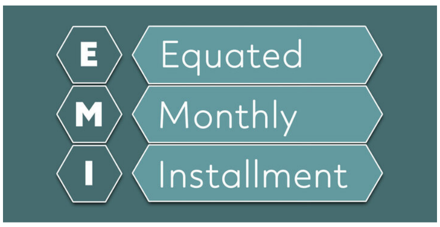

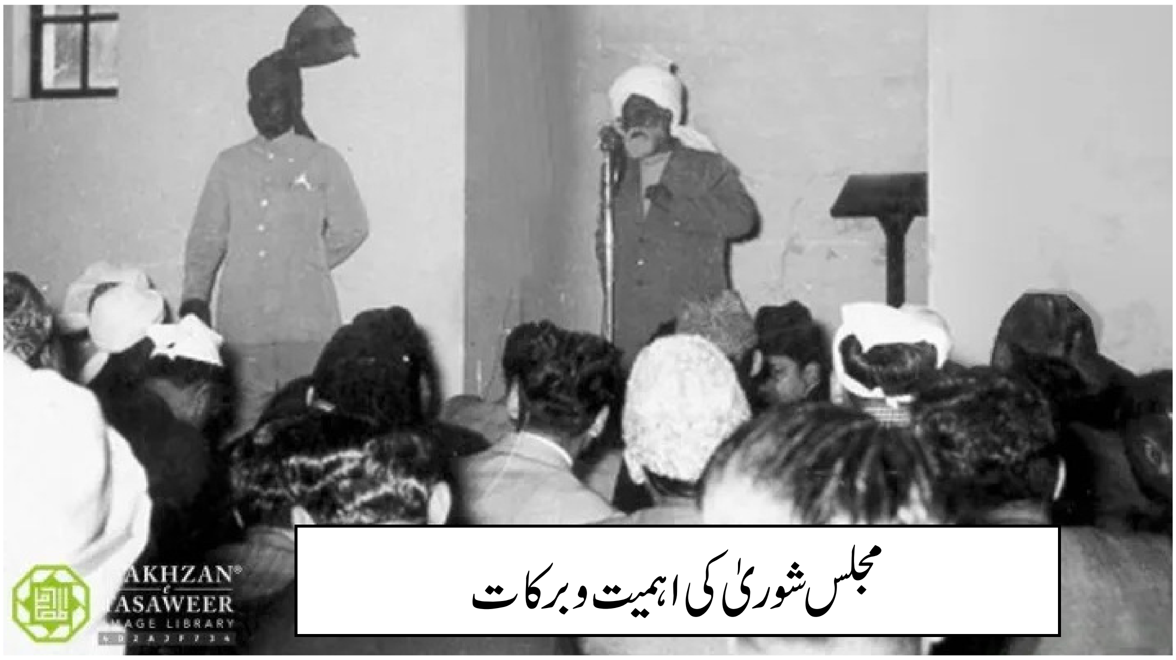

مجلس شوریٰ کی اہمیت و برکات

خلافت کے بعد سب سے پاک اور مطہر نظام مجلس شوریٰ کا ہے۔ اسلامی نکتہ نگاہ سے شوریٰ کی بہت ہی اہمیت حاصل ہے۔ رسول مقبول ﷺ کو بھی اللہ تعالیٰ نے ہر اہم معاملہ میں اپنے متبعین سے مشورہ کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے: وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ (الشوریٰ 39) اور اُن کا امر باہمی مشورہ سے طے ہوتا ہے۔

نیز فرمایا: وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ (آل عمران 160) اور (ہر) اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر پس جب تُو (کوئی) فیصلہ کر لے تو پھر اللہ ہی پر توکل کر یقیناً اللہ توکل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

اسی حکم ربّانی کے تحت رسول اللہ ﷺ نے ہر اہم معاملہ میں اپنے صحابہ سے مشورہ طلب فرماتے رہے۔ تاریخ اسلام سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آنحضور ﷺ غزوات، اذان، جنگی قیدیوں کے معاملات جیسے اہم امور میں صحابہ سے رائے طلب فرماتے رہے ہیں۔ بعد میں خلفاء راشدین نے اس سنّت کو زندہ رکھا۔ خلافت راشدہ کے خاتمہ کے ساتھ ساتھ اسلام کا حقیقی چہرہ بھی دنیا سے اوجھل ہو گیا۔ نبوت اور خلافت کی محرومی اسلام کا ہر اس حسین نظام سے بھی مسلمانوں کو محروم کر دیا جو کہ ایک زمانے تک اسلام کا طرۂ امتیاز تھا۔ ان نظاموں سے ایک نظام شوریٰ کا نظام بھی ہے۔ جس سے 1500 سال سے مسلمان محروم تھے۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے اسلام کے نشاط ثانیہ کے ساتھ ان تمام خیرو بھلائیوں کو بھی از سر نو زندہ فرمایا جس کی ایک عرصہ دراز سے مسلمان منتظر تھے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے سے ہی شوریٰ کا نظام بھی جماعت احمدیہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے۔

←

آنحضورؐ کی پیشگوئیوں میں بڑے واشگاف الفاظ میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ آنے والا مہدی مسیح یحی الدین یعنی دین کو از سرِ نو زندہ کرے گا۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں فَاللّٰہُ اَرْسَلَنِیْ لِاُحْیِیَ دِیْنَہٗ سو خدا نے مجھے بھیجا تا میں اس کے دین کو زندہ کروں۔ (حجۃ اللہ/ روحانی خزائن جلد 12 ص 221)

الغرض حضرت مسیح موعودؑ نے دین اسلام کو اس طرح سے زندہ کیا کہ اس کا ہر جزو اور ہر شعبہ پھر سے تروتازہ ہو گیا۔

مجلس شوریٰ کا ابتدائی دور

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے 1891 میں جلسہ سالانہ کا آغاز فرمایا۔ اس میں 75 خوش نصیب احباب کو شامل ہونے کی توفیق ملی۔ اسی جلسہ میں ہی حضرت اقدسؑ نے جماعت کے متعلق احباب سے مشورہ طلب فرمایا اور غور و خوض کے بعد بعض امور طے پائے۔ اس کے بعد جلسہ کے موقع پر ہی ہر سال شوریٰ کا بھی انعقاد ہوتا رہا ہے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے دورِ خلافت میں بھی مشورہ دینے کے سلسلہ میں قادیان میں خلیفۂ وقت احباب جماعت کو طلب فرماتے رہے ہیں۔

مجلس شوریٰ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد

اختیارات سے کام چلانا نازک امر ہے۔ اس لئے خلفاء راشدین نے اپنے خلافت کے زمانہ میں شوری کو سچے دل سے اپنے ساتھ رکھا۔ تا اگر خطا بھی ہو تو سب پر تقسیم ہو جائے نہ صرف ایک کی گردن پر۔ (مکتوبات احمد۔ جلد 2۔ ص 288)

ممبران شوریٰ کی صفت : عالم۔ عابد۔ مومن

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کی یا رسول! ﷺ آپؐ کے بعد اگر ہمیں کوئی ایسا امر درپیش ہوا جس کے بارہ میں وحی قرآن نازل نہیں ہوئی اور نہ ہی ہم نے آپؐ سے کچھ سنا ہو تو ہم کیا کریں؟ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایسے معاملہ کے حل کرنے کے لئے مومنوں میں سے علماء کو یا عبادت گزار لوگوں کو جمع کرنا، اور اس معاملہ کے بارہ میں ان سے مشورہ کرنا اور ایسے معاملہ کے بارہ میں شخص واحد کی رائے پر فیصلہ نہ کرنا۔ (کنزل العمال جلد 2 صفحہ 340)

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''معوذتین کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کیلئے ان دو سورتوں سے بہتر کوئی سورۃ نہیں'' (ابوداؤد)

طالب دعا:

پروفیسر ڈاکٹر کے ایس انصاری سابق امیر و قاضی جماعتِ احمدیہ حیدرآباد،

سابق پرنسپل گورنمنٹ نظامیہ طبی کالج حیدرآباد، سابق میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ نظامیہ جنرل ہسپتال حیدرآباد، سابق ایکسپرٹ جموں کشمیر پبلک سروس کمیشن

ANSARI CLINIC UNANI MANZIL, MAHDIPATNAM, HYDERABAD, TELANGANA

انصاری کلینک یونانی منزل، مہدی پٹنم، حیدرآباد

✆:98490005318

مجلس شوریٰ کا باقاعدہ آغاز

حضرت مصلح موعودؓ کے زمانے میں مجلس شوریٰ کا باقاعدہ آغاز 1922ء میں ہوا۔یعنی 1922ء میں پہلی بار باقاعدہ ایک انسٹیٹیوشن کے طور پر مجلس شوریٰ وجود میں آئی ہے۔اور پہلی مجلس شوریٰ مورخہ 15،16/اپریل 1922 کو منعقد ہوئی۔

مجلس شوریٰ کیا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔ایسی اَغراض جن کا جماعت کے قیام اور ترقی سے گہرا تعلق ہے ان کے متعلق جماعت کے لوگوں کو جمع کر کے مشورہ لیا جائے تاکہ کام میں آسانی پیدا ہوجائے یا ان احباب کو ان ضروریات کا پتہ لگے جو جماعت سے لگی ہوئی ہیں۔تو یہ مجلس شوریٰ ہے۔'' (رپورٹ مجلس مشاورت 1922 صفحہ 4)

چودہ بنیادی ہدایات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے 1922ء کی مجلس مشاورت میں چودہ بنیادی ہدایات جاری فرمائیں جن سے شامل ہونے والوں کے فرائض کی بنیادی روح ابھرتی ہے۔ان ہدایات کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(1) مجلس شوریٰ میں محض للہ شامل ہوں۔

(2) دعا سے شامل ہوں۔دماغ کو صاف اور خالی کر کے بیٹھو۔ ذاتی باتوں کو دل سے نکال دیا جائے۔

(3) کسی کی رائے بھی مفید ہوسکتی ہے۔اپنی رائے منوانے کی نیت نہ ہو۔

(4) کسی کی خاطر رائے نہیں دینی چاہیئے۔

(5) کسی اور حکمت کے تحت رائے نہیں دینی چاہئے بلکہ یہ مدنظر ہو کہ جو سوال درپیش ہے اس کے لئے کونسی بات مفید ہے۔

(6) سچی بات تسلیم کرنے سے پرہیز نہیں کرنا چاہیئے۔خواہ اسے کوئی پیش کرے۔

(7) جلد بازی سے کام نہ لیں اور دوسرے کے کہنے پر رائے قائم نہیں کرنا چاہیئے۔

(8) اس بات کا دل میں یقین نہ رکھو کہ اپنی رائے کو مضبوط اور بے خطا ہے۔ اپنی کسی رائے پر اصرار نہیں ہونا چاہیئے۔بعض اوقات معمولی آدمی کی رائے بھی درست اور مفید ہوسکتی ہے۔

(9) ہمیشہ واقعات کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔احساسات کی پیروی نہیں کرنی چاہیئے۔

(10) ہماری رائے ایسی ہونی چاہئے جس میں دینی فائدہ زیادہ ہو۔ ←

''ہر کام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو سامنے رکھیں''

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) (خطبہ جمعہ یکم دسمبر 2017ء)

K.Saleem Ahmad	City Hardware Store 89 Station Road Radhanagar Chrompet Chennai - 600044	Ph. 9003254723 email: ksaleemahmed.city@gmail.com

(11)ہماری رائے صرف غلط نہ ہو بلکہ دشمنان اسلام کی تجاویز سے اعلیٰ اور اپنی پہلی تجویز سے بھی اعلیٰ ہوں۔

(12) فروعی باتوں پر بحث شروع نہیں کرنی چاہئے بلکہ واقعہ کو دیکھنا چاہئے کہ مفید ہے یا مضر۔

(13) سوائے کسی خاص بات کے یونہی دہرانے کے لئے کھڑے نہ ہوں۔ضروری نہیں کہ ہر شخص بولے۔

(14) اپنا بھی وقت بچائے اور دوسروں کا بھی وقت ضائع نہ کرے۔

(رپورٹ مجلس مشاورت مطبوعہ 1922 صفحہ 8 تا 13)

تجاویز کی کیفیت/نوعیت

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: میں نے بار بار بتایا ہے کہ مجلس شوریٰ میں وہ معاملہ پیش کرنا چاہئے جس کے اخراجات کا لوگوں کے ساتھ تعلق ہو جس امر کے متعلق جماعت پر کوئی ذمہ داری نہ ہو سے مجلس شوریٰ میں پیش کرنا بالکل فضول بات ہے...**یہاں تو وہ سوال پیش ہونا چاہئیں جن کے لئے جماعت کی ذمہ داری ہو یا جن کے لئے جماعت سے روپیہ لیا جانا ہو۔**

(جماعت احمدیہ کا مشاورتی نظام ص 277،278)

بِالعموم ایسی ہی تجاویز پیش کی جاتی ہیں جو ہمارے دائرۂ عمل میں ہوتی ہیں اور جن کے بجالانے پر ہم قدرت رکھتے ہیں۔ بہرحال یہ ایک ضروری امر ہے کہ مجلس شوریٰ میں جو تجویزیں پیش کی جائیں وہ ایسی ہی ہوں جو عمل کے قابل ہوں۔ایسی نہ ہوں جن پر ہم عمل ہی نہ کر سکتے ہوں۔خواہ مقدرت کی کمزوری کی وجہ سے،خواہ اس وجہ سے کہ حالات ان پر عمل کرنے کی اجازت نہ دیتے ہوں،خواہ اس وجہ سے کہ ان پر عمل کرنے سے کوئی فتنہ پیدا ہوتا ہو اور خواہ اس وجہ سے کہ ان سے بہتر تجاویز پہلے موجود ہوں...**حالانکہ مجلس شوریٰ میں سب سے اہم چیز جو قابلِ مشورہ ہوتی ہے وہ بجٹ ہوتا ہے۔** (ایضاً ص 279,280)

مجلس شوریٰ اصولی کاموں میں خلیفہ کی جانشین ہے

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”خلیفہ وقت نے اپنے کام کے دو حصے کئے ہوئے ہیں۔ ایک حصہ انتظامی ہے اس کے عہدیدار مقرر کرنا خلیفہ کا کام ہے...دوسرا حصہ خلیفہ کے کام کا اصولی ہے۔اس کے لئے وہ مجلس شوریٰ کا مشورہ لیتا ہے۔ پس مجلس معتمدین انتظامی کاموں میں خلیفہ کی ایسی ہی جانشین ہے جیسی مجلس شوریٰ اصولی کاموں میں خلیفہ کی جانشین ہے۔“

(رپورٹ مجلس مشاورت 1930ء صفحہ 36)

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

فون نمبر:1800 103 2131

وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل:جمعۃ المبارک)

LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER
Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob: 9438352786, 6788221786

فیصلہ کا حق خلیفہ کو ہی ہے

مجلس شوریٰ میں جو غور اور مشورہ ہوتا ہے اس کے متعلق ایک بات پہلے بھی کہہ چکا ہوں امید ہے کہ ناظر صاحبان اور دوسرے احباب اسے مدنظر رکھیں گے۔ وہ یہ ہے کہ اسلامی اصول شریعت کے مطابق کسی امر کے فیصلہ کا حق خلیفہ کو ہی ہے دوسروں کا کام مشورہ دینا ہے۔ پس مجلس مشاورت کوئی فیصلہ نہیں کرتی بلکہ مشورہ دیتی ہے۔ فیصلہ خلیفہ کرتا ہے۔''

(رپورٹ مجلس مشاورت 1928ء صفحہ 46-47)

مجلس شوریٰ کے فیصلوں کی اہمیت

حضورؓ فرماتے ہیں: مجلس شوریٰ میں جو فیصلہ ہوتا ہے اُس کے یہ معنے ہیں کہ وہ خلیفہ کا فیصلہ ہے کیونکہ ہر امر کا فیصلہ مشورہ لینے کے بعد خلیفہ ہی کرتا ہے۔ اس لئے ان فیصلوں کی پوری پوری تعمیل ہونی چاہئے۔

(از سوانح فضل عمر جلد دوم ص 203)

خوشخبری

شوریٰ کے متعلق خوشخبری دیتے ہوئے حضورؓ فرماتے ہیں: آج بے شک ہماری یہ مجلس شوریٰ دُنیا میں کوئی عزت نہیں رکھتی مگر وقت آئے گا اور ضرور آئے گا جب دُنیا کی بڑی سے بڑی پارلیمنٹوں کے ممبروں کو وہ درجہ حاصل نہ ہوگا جو اِس کی ممبری کی وجہ سے حاصل ہوگا کیونکہ اِس کے ماتحت ساری دُنیا کی پارلیمنٹیں آئیں گی۔ پس اس مجلس کی ممبری بہت بڑی عزت ہے اور اتنی بڑی عزت ہے کہ اگر بڑے سے بڑے بادشاہ کو ملتی تو وہ بھی اِس پر فخر کرتا اور وہ وقت آئے گا جب بادشاہ اِس پر فخر کریں گے۔ (خطاباتِ شوریٰ جلد اوّل ص 276)

اللہ تعالیٰ ہم سب مذکورہ ہدایات کی اہمیت کو سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے نیز حضورؓ کی خوشخبریوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

(مرتبہ: ابن ایس حمید)

حدیث النبوی ﷺ : اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ (جس سے مشورہ لیا جاتا ہے وہ امین ہوتا ہے)

(جامع الترمذی)

:طالب دعا:

بی ایم خلیل احمد

ابن محترم بی ایم

بشیر احمد صاحب مرحوم

ابن محترم موسیٰ

رضا صاحب مرحوم

وفیملی

محمد عربی کی ہو آل میں برکت

ہو اس کے حسن میں برکت جمال میں برکت

ہو اس کی قدر میں برکت کمال میں برکت

ہو اس کی شان میں برکت جلال میں برکت

(کلام محمود)

:پتہ:

جماعت احمدیہ بنگلور،

کرناٹک

فون نمبر:

9945433262

اخبارِ مجالس

رپورٹ سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ قادیان 2024ء

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس انصار اللہ قادیان کو مورخہ 30 ستمبر تا 2/اکتوبر 2024ء اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اجتماع سے قبل اجتماع کی تواریخ اور بجٹ کی منظوری محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ سے حاصل کی گئی۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات کے طبع شدہ تفصیلی پروگرام تقسیم کروائے گئے۔

اجتماع کی تیاری احسن رنگ میں کرنے اور شعبہ وار ڈیوٹیاں تقسیم کرنے کی غرض سے اجتماع سے قبل مجلس عاملہ سے مشورہ کر کے منتظمین کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ جملہ منتظمین حضرات نے اپنے معاونین کے ہمراہ اجتماع کو کامیاب بنانے کیلئے دن رات محنت کی جس کے نتیجہ میں بفضلہٖ تعالیٰ اجتماع نہایت کامیاب رہا۔

پہلا دن:۔نماز تہجد، خصوصی درس:

مورخہ 30 ستمبر بروز سوموار قادیان کی 5 ساجد (مسجد اقصیٰ، مسجد انوار، مسجد ناصر آباد، مسجد محمود، مسجد مسرور، مسجد مہدی) میں باجماعت نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں قادیان کے انصار حضرات کی زیادہ سے زیادہ شرکت کو لازمی بنانے کیلئے منتظم تربیت و بیداری تہجد کے ذریعہ ہر محلہ میں جا کر لاؤڈ سپیکر کے ساتھ انصار کو بیدار کرنے کا موثر انتظام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر مسجد میں حاضری اچھی رہی۔ بعد نماز فجر ہر مسجد میں خصوصی درس کا انتظام بعنوان ’’خلافت عافیت کا حصار‘‘ کیا گیا تھا جس سے انصار احباب نے استفادہ کیا۔ بعدہ مزار مبارک پر اجتماعی دعا محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے کروائی جس میں کثرت سے انصار حضرات شامل ہوئے۔ بعد ازاں محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے ایوان انصار کے احاطہ میں لوائے انصاراللہ لہرایا، اسکے بعد ایوان انصار کے سامنے جملہ انصار کیلئے چائے وتواضع کا انتظام بھی کیا گیا۔

نماز باجماعت کا اہتمام اور علمی مقابلہ جات:۔

سالانہ اجتماع کے انتظامات و پروگرامات میں مصروفیات کے باوجود جملہ انصار نے وقت پر باجماعت نماز کی پابندی کی۔ اجتماع کے علمی مقابلہ جات مسجد دارلانوار میں منعقد کئے گئے۔ جن میں انصار نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

مورخہ 30 ستمبر بعد نماز مغرب وعشاء مقابلہ حسن قرأت معیار اول و دوم منعقد ہوا۔ اسی طرح مورخہ یکم اکتوبر کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد انوار میں مقابلہ کوئز، حفظ قصیدہ و نماز باترجمہ اطفال اور مقابلہ حفظ قرآن معیار دوم منعقد کیا گیا۔

اسی طرح مؤرخہ 2 اکتوبر بروز اتوار ساڑھے آٹھ بجے صبح تا ڈیڑھ بجے تک مقابلہ مقابلہ نظم خوانی تمام گروپس و مقابلہ تقاریر تمام گروپس کروایا گیا۔

JOTI SAW MILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
(کلام محمود)

ورزشی مقابلہ جات:۔

مورخہ یکم اکتوبر اور 2/اکتوبر کو نماز فجر کے بعد صبح ساڑھے سات بجے اور دوپہر تین بجے سے نماز مغرب تک ورزشی مقابلہ جات بیڈمنٹن، رنگ، والی بال، بال تھرو، سلو سائیکل اور 100 میٹر دوڑ وغیرہ کروائے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موسم بہت اچھا رہا۔ جملہ انصار صف اول و دوم نے مختلف کھیلوں میں نہایت ذوق وشوق سے بھرپور حصہ لیا۔

اختتامی تقریب:۔

مورخہ 2/اکتوبر بروز اتوار بعد نماز مغرب وعشاء (جمع) ٹھیک 7:30 بجے مسجد انوار میں زیر صدارت مکرم ومحترم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت ومہمان خصوصی مکرم ومحترم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان ومکرم ومحترم حافظ مخدوم شریف صاحب قائم مقام ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان اختتامی تقریب کا آغاز ہوا۔ اس تقریب میں مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب ایڈیشنل قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت نے تلاوت کی۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے عہد انصار اللہ دہرایا ساتھ ساتھ جملہ انصار نے بھی پورے جوش وخروش سے عہد دہرایا بعدہ مکرم تنویر احمد ناصر نائب ناظر نشر واشاعت قادیان نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پیش کی۔ اس کے بعد مکرم تبریز احمد درانی صاحب منتظم عمومی مجلس انصار اللہ قادیان نے مجلس انصار اللہ قادیان کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ بعدہ خاکسار (سید کلیم الدین احمد زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ قادیان) نے شکریہ احباب پیش کیا۔

آخر پر مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے صدارتی خطاب فرمایا۔ اس کے بعد تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ انصار کو مکرم ومحترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان، مکرم و محترم قائمقام امیر صاحب مقامی ومکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے انعامات سے نوازا۔ اس طرح دعا کے ساتھ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ قادیان بخیر وخوبی اختتام کو پہنچا۔

اختتامی پروگرام کے بعد جامعہ احمدیہ کے ڈائننگ ہال اور اس کے احاطہ میں جملہ انصار ودیگر مہمانان کرام کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے نیک نتائج ظاہر فرمائے اور جملہ انصار بھائیوں کو اپنے افضال اور برکات سے نوازے۔

(زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ قادیان)

خدمت خلق مجلس انصار اللہ حیدرآباد:

مؤرخہ 19 ڈسمبر 2024ء جمعرات کو دوپہر مجلس انصار اللہ حیدرآباد کی طرف سے ڈسٹرکٹ ہاسپٹل کنگ کوٹھی و MNJ کینسر ہسپتال میں 180 بڑے مریضوں اور بچوں میں 30 بلانکٹ اور 200 پاکٹ فروٹ شعبہ خدمت خلق مجلس انصار اللہ حیدرآباد کی طرف سے تقسیم کئے گئے۔ الحمد للہ

الہام حضرت مسیح موعودؑ : پاک محمد مصطفیٰ ﷺ نبیوں کا سردار!

ZISHANAHMAD
AMROHI(Prop.)

ADNAN TRADING Co.
LEATHER JACKET MANUFACTURER
Amroha - 244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

اس موقع پر مکرم تنویر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ جنوبی ہند، مکرم حمید اللہ حسن صاحب مبلغ سلسلہ و امیر ضلع حیدر آباد اور مکرم ابو الحسن سلیم صاحب منتظم عمومی کا وفد چند دیگر ممبران مجلس انصار اللہ حیدر آباد کے ساتھ ہسپتال کے سپر نٹنڈنٹ، RMO اور ذمہ داران سے ملاقت کر کے انھیں جماعت کا تعارف کرواتے ہوئے World Crises and Pathway to Peace کتاب کا تحفہ پیش کیا گیا۔ انتظامیہ نے بخوشی جماعتی لٹریچر حاصل کر کے جماعت کی اس خدمتِ خلق کی ستائش کی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خدمتِ خلق کیلئے مالی لحاظ سے تعاون پیش کرنے والے اور وقت کی قربانی دینے والے انصار بزرگان کو اللہ تعالیٰ اجرِ عظیم عطا فرمائے اور ہمیں مزید خدمت خلق کے پروگرام منعقد کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

(محمد ضیاء الدین، زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ حیدر آباد)

میڈیکل کیمپ ہماچل پردیش:

صوبہ ہماچل پردیش کے ضلع اُونہ کی دو مجالس (1) پنجوا، لڈولی (2) ٹھٹل میں مؤرخہ 17 نومبر 2024ء کو مجلس انصار اللہ بھارت کی طرف سے ہومیوپیتھی میڈیکل کیمپ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ امیر قافلہ مکرم مولانا عبد المؤمن راشد صاحب نائب صدر اوّل مجلس انصار اللہ بھارت تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں مجالس میں کل اکانوے (91) مریضوں نے کیمپ سے استفادہ کیا۔ الحمدللہ۔ مکرم ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب انچارج ہومیوپیتھی ڈیپارٹمنٹ نور ہسپتال قادیان نے مریضوں کا چیک اپ کرنے کے بعد حسب ضرورت ادویات تجویز فرمائیں۔ جبکہ مکرم مبارک احمد صاحب اور دیگر مقامی معاونین نے ادویات تیار کر کے دیں۔ مریضوں میں احمدی اور غیر مسلم دونوں شامل تھے۔ اس سے مقامی لوگوں میں بہت اچھا اثر پڑا۔ الحمدللہ

اس موقع پر مکرم مبشر احمد صاحب ڈرائیور اور عزیزم جاہد الہ دین بھی موجود تھے۔ مقامی انصار اور مبلغین و معلمین کرام نے مخلصانہ تعاون پیش کیا ہے۔ فجز اھم اللہ تعالیٰ۔

(خالد احمد الہ دین، قائد شعبہ ایثار و خدمت خلق مجلس انصار اللہ بھارت)

عطیہ خون مجلس انصار اللہ کولکاتا:

مؤرخہ 4 ستمبر 2024ء کو مجلس انصار اللہ کے زیر اہتمام Projet Life Force کے تعاون سے ''عطیہ خون کیمپ'' منعقد ہوا۔ جس میں 15 انصار کے علاوہ 25 خدام و لجنہ نے بھی خون کا عطیہ پیش کیا ہے۔ سماجی شخصیات اور مقامی کونسلر بھی میں شامل ہوئے۔ الحمدللہ

(طارق محمود، منتظم عمومی مجلس انصار اللہ کلکتہ)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

طالبِ دُعا: DAR FRUIT COMPANY KULGAM

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233
Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979, 09419049823

اراکین انصاراللہ کشمیر کیلئے یکم فروری تا 7 فروری 2025ء مجلس انصاراللہ بھارت کے زیر اہتمام مسجد ناصر آباد، قادیان میں منعقدہ تربیتی کلاسز میں کلاس لیتے ہوئے مکرم عبدالمؤمن راشد صاحب نائب صدر اوّل مجلس انصاراللہ بھارت

مجلس انصاراللہ دھڑے والی (ضلع گورداسپور، پنجاب) میں مکرم ایچ شمس الدین صاحب قائد تربیت مجلس انصاراللہ میٹنگ کرتے ہوئے جبکہ مکرم خالد احمد الہ دین صاحب قائد ایثار و خدمت خلق بھی موجود ہیں

ضلع گورداس پور (پنجاب) کی مجالس میں قرآن مجید کا پنجابی ترجمہ تحفۃً پیش کرتے ہوئے مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب قائد تعلیم القرآن

مکرم ایچ شمس الدین صاحب قائد تربیت مجلس انصاراللہ بھارت، مکرم محمد نورالدین صاحب ناظم ضلع اور مکرم شاہد احمد صاحب مبلغ سلسلہ بھی موجود ہیں

کوئمبتور (تمل ناڈو) میں مؤرخہ 2؍فروری 2025ء
کو منعقدہ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کے موقع پر
حاضر اراکین انصاراللہ کا ایک منظر

ضلع کنور اور کاسرگوڈ (کیرالہ) میں مؤرخہ 2؍فروری 2025ء
کو منعقدہ تربیتی کیمپ و ریفریشر کورس کے موقع پر
حاضر اراکین انصاراللہ کا ایک منظر